سوال

(53) زیرناف بالوں کے لیے صفائی کا طریقہ، اوزار اور کتنے عرصے بعد کاٹیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زیرناف بالوں کو کتنے عرصے بعد کاٹنا چاہیے؟ نیز کن طریقوں سے یا کن اشیاء سے ان بالوں کو ختم کرنا چاہیے؟، نیز عورتوں کے متعلق بھی ذرا سی روشنی ڈال دیں کہ وہ کتنے عرصہ بعد بال صاف کر سکتی ہیں یا کس طریقے سے جائز ہے۔ اس کے علاوہ بغلوں کے بالوں کے متعلق بھی لکھ دیں کہ ان کو کتنے عرصہ بعد صاف کرنا ہوگا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بلا تفریق مرد وزن چالیس دن کی مدت کے اندر اندر حسبِ ضرورت زیرناف بالوں کو مونڈنا یا صاف کرنا چاہیے۔ اس کے بعد تَساہُل کرنے والے کا فعل سنت کے خلاف شمار ہوگا۔ امام شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: صفائی کا جونسا طریقہ اختیار کر لیا جائے گا درست ہے۔ چاہے مونڈنا یا کاٹنا ہو یا اکھیڑنا یا پاؤڈر وغیرہ کا استعمال۔ البتہ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مونڈنا افضل ہے۔ غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ نصِ حدیث (حدیث کے الفاظ) میں لفظ حلق (مونڈنا) استعمال ہوا ہے۔ لہٰذا حتی المقدور مونڈنے کو اختیار کرنا چاہیے۔ طبی طور پر بھی اس میں کئی فوائد اربابِ فن (اطبائی) کے ہاں مقرر ہیں۔ جب کہ دیگر بعض طریقوں میں قوتِ باہ کے ماند (مردانہ قوت کمزور) پڑنے کا اندیشہ ہے۔

بالوں کے محل کی صفائی کے بارے میں حدیث میں لفظ ''العانۃ'' وارد ہوا ہے۔ اس کی تشریح میں امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: 'اَلمُرَادُ بِالعَانَۃِ: اَلشَّعرُ فَوقَ ذَکَرِ الرَّجُلِ، وَحَوَالَیہِ وَ کَذٰلِکَ الشَّعرُ الَّذِی حَولَ فَرجِ المَرأَۃِ۔' نیل الاوطار: ۱/۱۲۳

یعنی عانہ سے مراد وہ بال ہیں جو مرد کے عضوِتناسل کے اوپر اور اس کے گرد ہوتے ہیں۔ اسی طرح عورت کی شرمگاہ کے وہ بال جو اس کے اردگرد ہیں۔

ابوالعباس بن سریج رحمہ اللہ کا کہنا ہے کہ ''العانۃ'' وہ بال ہیں جو پُشت پر اُگتے ہیں۔ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث کے مجموعے کا ماحصل یہ ہے کہ وہ بال جو ''قُبُل'' اور ''دُبُر'' کے اوپر اور اردگرد اُگتے ہیں، اُن تمام کا مونڈنا مستحب ہے۔

جواباً: امام شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: لفظ ''اِستحداد'' سے مقصود اگر ''العانۃ'' کا مونڈنا ہے جس طرح کہ نووی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے تو اس صورت میں اس بات کی دلیل نہیں ہوگی کہ ''دُبُر'' پر اُگے بالوں کو مونڈنا بھی سنت ہے۔ اگرچہ حلق (مونڈنا) بذریعہ اُسترا ہی کیوں نہ ہو، جس طرح کہ ''قاموس'' میں ہے۔ بلاریب لفظ ''اِستحداد'' لفظ ''العانۃ'' سے زیادہ عام ہے۔ لیکن صحیح مسلم وغیرہ کی حدیث ''عَشرٌ مِنَ الفِطرَۃِ'' میں ''اِستحداد'' کے بجائے ''حلق العانۃ'' کے لفظ وارد ہیں۔ اس سے مطلق ''اِستحداد'' کی وضاحت ہوگئی جو حدیث ''خَمسٌ مِنَ الفِطرَۃِ'' میں ہے۔ بہر صورت یہ کہنا کہ ''دُبُر'' کے بالوں کا حلق سنت یا مستحب ہے، دعویٰ بلا دلیل ہے۔ نبی ﷺ کے فعل یا کسی ایک صحابی کے عمل سے معلوم نہیں ہوسکا کہ

انھوں نے ''دُبُر'' کے بالوں کو مونڈا ہو۔ نیل الأوطار (۱/۱۲۴)

فوقیت (بہتری) کے اعتبار سے جو حکم زیرِناف کے بالوں کا ہے وہی بغلوں کے بالوں کا بھی ہے۔ یعنی وقفہ چالیس یوم سے زائد نہیں ہونا چاہیے۔ دونوں چیزوں کا تذکرہ ایک ہی حدیث میں ہے، تاہم دونوں یمسفرق یہ ہے کہ حدیث میں زیرِناف کے بالوں کو مونڈنے کی تصریح (وضاحت) ہے، جب کہ بغلوں کے بالوں کو اکھیڑنے کی نص وارد (موجود) ہے۔ لہٰذا بغلوں کے بال اکھیڑنے کا اہتمام ہونا چاہیے۔ بامرِ مجبوری ''حلق'' بھی ممکن ہے، اس لیے کہ مقصود صفائی کا حصول ہے۔

یونس بن عبدالأعلی رحمہ اللہ کا بیان ہے:

'دَخلتُ إِلَی الشَّافِعِیِّ رَحِمَہُ اللّٰہ، وَعِندَہ المُزِینُ یَحلِقُ إِبطَہ. فَقَالَ الشَّافِعِیُّ: عَلِمتُ أَنَّ السُّنَّۃَ النَّتفُ، وَلٰکِن لَا أَقوٰی عَلَی الوَجعِ۔' نیل الاوطار: ۱/۱۲۴

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی]

کتاب الطہارۃ: صفحہ: 112

محدث فتویٰ